ہفتہ وار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

نمبر ۲۳ جلد ۱۵ | مطبوعہ ۹ جون بروز پنجشنبہ ۱۸۸۷ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی — سالانہ معہ محصول ۲ روپے

گلدستہ اخبارات

بمبئی میں موسم برسات شروع ہوگیا = پنجاب میں بھی کہیں کہیں بارش ہوئی ہے = اِس ہفتہ پنجاب کے بعض اضلاع میں آندھی کا ایسا سخت طوفان آیا جس سے بہت نقصان ہُوا = این ڈبلیو ریلوے کی نسبت عام شکایت ہے کہ ہر ایک ٹرین میں اپر کلاس کی صرف ایک گاڑی لگائی جاتی ہے۔ جو بعض اوقات تھرڈ کلاس سے بھی بدتر ہو جاتی ہے کابل کے ایک مُلّا نے امیر عبد الرحمان سے جہاد کرنیکا اِشتہار دیا ہے = برہما میں حکم ہوا ہے کہ جس کسی نے لوٹ کا مال پایا ہو۔ وہ سول حاکم کے سپرد کر دے = امیر نے کوہستانی رعایا سے فی گھر ایک آدمی ملازمت کے لیئے طلب کیا ہے = زار نے حکم دیا ہے کہ تین آدمیوں سے ایک آدمی ملازمت سرکاری کے لیئے دیا جاوے اور فی آدمی آٹھ روپیہ وصول کیا جاوے = گورنمنٹ ایران اور سفیر روس کے درمیان افغانستان کی نسبت خفیہ نامہ و پیام ہو رہا ہے = امیر کابل نے اپنے تئیں شاہ اسلام و محافظ دین کے خطاب سے ملقب کیا ہے = کشمیر میں آندھیوں اور آتش زدگی کا زور رہی = بلوچستان سے شملہ تک ایک علحدہ تار لگایا گیا ہے جس کا تعلق راہ میں کسی اسٹیشن سے نہیں۔ اِسلیئے کہ سرحدی خبریں براہ راست ویسرائے تک پہنچا کریں = عام لکھتا ہے کہ رہائی شیخ مہر علی پر تمام اہل ہند یک زبان فرحاں و شاداں و خنداں ہیں = لیکن ایک اخبار لکھتا ہے کہ ایک مسلمان سود خور کے لیئے ایسی خوشی ہے جس سے مُلک کو کبھی کچھ فائدہ نہیں پہنچا = ایک عورت خاوند دونوں نے کلکتہ میں بی اے امتحان پاس کیا۔ دہلی سے مہرولی (قطب) تک ٹریموے بنیگی۔ عام تحریر کرتا ہے کہ عیسائی رعایائے ہندوستان میں کرسچن بیوہ خانہ قائم کرینگی (یہہ خبر تو من گھڑت معلوم ہوتی ہے) روسی نہلسٹوں نے ولیعہد اور وزیر عدالت کے قتل کے اشتہار چھاپے گئے۔ بجواله دھرم جیون عام لکھتا ہے کہ آریہ سماج امرتسر کا منشا ہے کہ دس ہزار کی لاٹری ڈالی جاوے۔ کنگ ضلع بدالوں میں نرائن سنگھ نامے ایک عیسائی قتل کیا گیا مجرم کا پتہ نہیں۔ آگرہ میڈیکل کالج میں آئندہ کوئی امیدوار بغیر سند یونیورسٹی کے داخل نہیں کیا جائیگا۔ کاشگنج کی بستی قریباً تمام آتشزدگی سے خاکسیاہ ہوگئی۔ لندہور یونین چرچ میں تین آدمیوں نے بپتسمہ پایا۔ دہلی میں جو نئی پولیس رکھی گئی ہے۔ اُنکی تنخواہ محمدیوں سے وصول کیجائیگی۔ جو قریباً ۲۵ ہزار روپیہ سال بھر کے لئے ہوگی احاطہ بمبئی میں ۱۰ ہزار نو سو ۵۲ یہودی آباد ہیں۔ ابھی تک خیال ہے کہ رکمابائی کو ۶ ماہ کی قید بھگتنی پڑیگی۔ ٹائمز آف انڈیا کا بیان ہے۔ کہ ہندوستانیوں اور یوروپینوں کے میل جول میں ذات اور عورات کی پستحالی بڑا روک ہے۔ ڈاکٹر کے۔ آر۔ کر تکار نے برہمو سماج کے روبرو ایک ایڈریس میں بیان کیا کہ انگلستان کی بزرگی۔ یورپ کی بہبودی اور ہمارے سماج کے اجرا کا باعث کیا ہے؟ مسیحی دین ہے۔ مسیحی دین نے نہ صرف آدمیوں کی جانوں کو بچایا۔ بلکہ اِس زمین پر رہنے کے لئے تازگی بخشی۔ امریکہ کی سابقہ حالت اور حال کی خوبیاں صرف مسیحی دین کا سبب ہے۔ کلکتہ ٹرکٹ اینڈ بک سوسائٹی نے گذشتہ سال میں دس لاکھ کتابیں چھپوائیں۔ جس میں سے ½ مفت تقسیم کی گئیں۔ سنہ ۸۶ء میں ۵۲ ہزار حاجیوں نے مکہ مدینہ کا حج کیا۔ ڈیوک آف ویسٹمنسٹر نے وعدہ کیا ہے کہ وہ تادم زندگی ۵ ہزار روپیہ سالانہ نئے گرجاؤں کی تعمیر کے لئے دیا کرینگے۔ فرانس میں ایک پروفیسر ایک لغت سنسکرت اور انگریزی کی تیار کر رہے ہیں +

نورافشاں

مطبوعہ ۹ جون ۱۸۸۷ء

خدا واحد ہی

نہیں تیرا ثانی نہ کوئی شریک
تیری ذات ہی وحدہٗ لا شریک

دیباچہ

جاننا کسی امر کا بغیر جاننے امر مطلوبہ کی حقیقت کے ممکن نہیں۔ اِس قانون مقررہ کی پابندی اختیار کئے بغیر اگر کوئی انسان اپنی قضیت کے کمال کا مدعی ہو۔ تو دعویٰ غلط۔ نہ صرف غلط بلکہ محض لغو ہے۔ کیونکہ جیسا جاننا چاہئے۔ اُسنے تا ہنوز نہیں جانا۔ حتی کہ وہ اپنی ہی ہستی کی ماہیت کو نہیں سمجھتا کہ **میں** کیا ہوں۔ اور **میں** کیا چیز ہے۔ بڑے بڑے علما اور فلسفر دنیا میں ہوگذرے وہ سب اسی **میں** کا نوالہ ہوئے۔ بہتوں نے اپنی حکمت و دانائی سے آسمان و زمین کے پردہ کھولکر اُنکی حقیقتوں اور ماہیتوں کے راز نہانی کو ہماری آنکھوں کے سامنے رکھدیا اگرچہ بہہ اور وہ کیا۔ تاہم اصلی حقائق کے دریافت کرنے وقت وہ ایسے ایسے جو کہ توہمات و شبہات میں غرق ہوگئے۔ کہ در کامیابی حاصل نہ ہوا۔ +

فی زمانہ جسکو ہم روشنی کا دور کہتے ہیں۔ بڑے بڑے فیلسوفوں اور علماؤں اور ملحدوں کے دلوں پر جو اسرائیل کی جہوری سلطنت سے بیگانہ ہیں۔ ایسا غفلت کا پردہ پڑا ہے۔ یا یوں کہو کہ اُنہوں نے خود غلامی کی حکومت کو پسند کر مسیحی آزادی سے نفرت ظاہر کرکے مشہور تجاہل عارفانہ کی آڑ کو پسند کر لیا ہے۔ کہ وہ لمہ ربنا یسوع المسیح کی عام فہم باتوں اور اسکی تعلیمات کے صاف بھید کو مطلق نہ سمجھکر بعض اپنی فلسفی اور بعض اپنے نیچرلسٹ خیالوں میں غرق ہوگئے۔ حالانکہ وہ باتیں اور مضامین ایسے صاف اور مصفا ہیں کہ ایک کم عقل لڑکا اُنکو اپنی ضرورت کے مطابق بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ ہم ایسے علما کو ایسے اطفال کے مقابل ایسے ہی سمجھتے ہیں۔ جیسے حضرت سلیمان پیغمبر فرماتے ہیں۔ ”مسکین لڑکا جو دانشمند ہے۔ اُس بوڑھے بیوقوف بادشاہ سے جو زیادہ نصیحت سننے نہیں جانتا بہتر ہے“۔ وہ ٹھیک ایسے ہی ہیں۔ ”کہ دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتے۔ اور سُنتے ہوئے نہیں سمجھتے“۔ اور غالباً اسیواسطے خداوند تعالیٰ نے یہہ باتیں اُنسے پوشیدہ رکھیں۔ اور بچوں پر کھولدیں۔ اور اگر نہیں تو کیا ”دانائی نہیں گاتی اور کیا فہمید بلند آواز نہیں کرتی وہ سڑک کے پلس و نیچے مقاموں کی چوٹیوں پر اور چوراہوں کے چبوترے پر کھڑی ہوتی ہے۔ وہ پھاٹکوں کے نزدیک شہر کے مدخل پر جہاں سے دروازوں میں داخل ہوتے ہیں چلاتی ہے کہ اے آدمیو میں تمہیں بلاتی ہوں۔ اور بنی آدم کیطرف اپنی آواز اُٹھاتی ہوں۔ اے بیوقوفو خرد کو سمجھو۔ اور اے جاہلو تم سمجھنے والا دل پیدا کرو۔ سُنو کہ میں لطیف مضمون کہتی ہوں اور میرے لبوں سے جب وے کھلتے ہیں تو سچی باتیں نکلتی ہیں کہ میرا منہہ سچ کہتا ہے“۔ ... الخ قول حضرت سلیمان

کیا بنار عالم اسوقت تک بھی صوت نہیں ہو رہی افسوس کہ اُنہوں نے آپ کو تاریکی میں ڈالدیا۔ وہ اپنے فرائض کی بابت بالکل بے پرواہ رہے +

اگرچہ اسوقت میری باتیں کمزوری اور نافہمی سے بھرپور ہوں تاہم اپنے خداوند کی بابت اور اُسکے جلال کی خاطر کچھ کہے بغیر نہیں رہسکتا۔ علت میری تحریر کی یہہ ہے۔ چونکہ عموماً دیکھا اور سُنا جاتا ہے اور تجربہ بھی اُسکا شاہد ہے۔ کہ ہمارے خداوند کی پاکیزہ اور عمدہ تعلیم کا اثر ہر ایک فرد بشر پر بضرورت تمام ہوتا ہے۔ مگر اُسپر جہاں مرد عیسیٰ[1] کی الوہیت کا تذکرہ آیا بہت ٹھوکر کھاتے ہیں۔ فتامل۔

اِس بیان پر اِس موقعہ پر میں اپنی گذشتہ زندگی کے چند خیالات کا تذکرہ کرنا مناسب سمجھتا ہوں +

[1] فٹ نوٹ۔ مرد عیسیٰ ہم خداوند یسوع المسیح کی انسانیت کا نام دھرتے ہیں۔ بغیر الوہیت کے کیونکہ ہمارا ایمان ہے کہ وہ پورا انسان اور پورا خدا تھا۔ لہذا اِس بیان کی توضیح کے لئے مسیح کی انسانیت کا نام مرد عیسیٰ رکھا ہے۔ اور الوہیت کا نام لمہ ربنا یسوع المسیح
ر۔ م۔ و مولف

۱۱ مئی ۱۸۷۳ء کو کہ جب میری عمر قریب ۱۵ برس کے تھی۔ میں نے مسیحی دین کو اختیار کیا۔ اُسوقت دین عیسوی کی بابت سوائے اِسکے میں کچھ اور نہ جانتا تھا کہ اُس وحدہٗ لاشریک خدا کے برہ یسوع مسیح نے میرے گناہوں کا کفارہ دیا۔ اُسکے خون سے میری نجات ہوسکتی ہے۔ یہہ بات صرف میرا ایمان ہی تھا کوئی ثبوت عقلی یا تجربہ نہ تھا۔ اگر اُسوقت اِن باتوں کی بابت کوئی مجھسے سوال کرتا۔ غالباً میں کچھ جواب نہ دیسکتا کیونکہ نادان محض تھا۔ لیکن پھر بھی میرا ایمان امر مذکورہ پر ایسا پکا تھا کہ اِس ایمان کے اختیار کرتے وقت مجھے بہت تکلیف اُٹھانی پڑی ۱۸۷۷ء تک میں نے اِس سے زیادہ ترقی نہ کی۔ حالانکہ اِس عرصہ میں کئی بار مجھے اِس ایمان کے واسطے مصیبتیں اُٹھانی پڑیں۔ مار کھائی۔ لیکن میرے اِس ایمان کو جنبش نہ ہوئی۔ اگرچہ شکوک کئی قسم کے میرے خیالات کو مشکوک کرتے تھے مگر امداد ایزدی شامل حال تھی۔ ٹھوکر کھانے سے بچا رہا۔ اِن ایام میں مجھے سیالکوٹ مدرسہ علم الہیٰ میں تعلیم پانے کا اتفاق ہوگیا جہاں چار برس تک فاضل اجل عالم متبحر ڈاکٹر ینگ صاحب یا دش بخیر سے الٰہیات کی بابت خوب تعلیم پائی۔ یہانتک خدا نے امداد کی کہ میں اپنے ساتھیوں میں کسی بات میں کم نہ تھا۔ بلکہ اِس تعلیمی ایام میں وہ وہ خیالات بستے رہے۔ کہ عقل خود حیران تھی۔ اور ایسے ایسے فیلسوفوں کے خیالات مسیحی مذہب کی بابت آنکھوں سے گذرتے رہے۔ کہ مسیحی مذہب ایک دوسری صورت پر نظر آنے لگا۔ بہت مسئلوں پر اُستاد موصوف سے بحث ہوا کی۔ بعض دفعہ وہ ناراض ہوکر کہا کرتے تھے کہ تم فیلسوفوں کی راہ پر جانا چاہتے ہو تو جاؤ۔ اگرچہ یہہ صورت تھی۔ اور ضرورت کے مطابق ہر بات میں ترقی ہوئی۔ تاہم مرد عیسیٰ کی الوہیت کا مسئلہ حل نہ ہوا۔ ایمان سے تو ایمان کامل تھا مگر عقل کچھ کام نہ دیتی تھی۔ اِن دنوں کے بعد ایک رسالہ مسمی تثلیث فی التوحید کا نظر سے گذرا۔ مگر اُس سے چنداں فائدہ نہ ہوا۔ پادری ٹھاکر داس صاحب مشنری لیہ در حال مقیم جھنگ سے اِس مسئلہ پر اکثر گفتگو ہوا کی۔ البتہ اُنکے خیالات

نئی قسم کے تھے۔ اُنسے بہت کچھ امداد حاصل ہوئی۔ مگر جیسے کہ چاہئے تھی تسلی نہوئی آخر سب فضول و واہی خیالات اور دیگر رسالوں کو ترک کر کے صرف کلام مقدس سے مسلہ مذکور کی جستجو کرنے لگا جہانتک خدا نے مجھے سمجھ دی۔ بغیر کسی ہادی اور دیگر مقلد کے محقق ہو کر تحقیق کرتے کرتے اپنے ایمان کی اصلی بنیاد کو حاصل کر لیا۔ چونکہ وہ بیانات اور خیالات نہ فلسفانہ نہ مقلدانہ بلکہ صرف محققانہ اور کلام الٰہی کی آیات اور مضامین سے لئے گئے ہیں لہذا ناظرین کے ہدیہ کرتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں کہ جسطرح میں نے ان حقیقتوں سے اپنے ایمان کی مضبوطی حاصل کی ہو ویسے ہی میرے بھائی اس سے فائدہ اُٹھاوینگے۔ یہہ بھی خیال رہے۔ کہ جو کچھ میں نے تحریر کیا ہے۔ اُسکا ثبوت کلام الٰہی کے آیات سے دیا ہے۔ میں خداوند مسیح کا ایک نالائق نوکر ہوں۔ اور اتنی توفیق نہیں رکھتا کہ اپنے خداوند کے جلال کے لئے کچھ کر سکوں کیونکہ سوائے قدرے اردو نوشت و خواند کے کسی علم میں دخل نہیں رکھتا۔ ایک نظر سے گویا اُمی ہوں۔ ناظرین سے امید ہے۔ کہ اگر کہیں عبارت میں سہو خطا ہو۔ تو معاف فرما دیں۔ ہاں اگر نفس مضمون پر کوئی اعتراض ہو۔ تو بذریعہ تحریر مطلع فرما دیں۔ انشاء اللہ جواب دیا جائیگا۔ لیکن بندہ کو افراط و تفریط منظور نہیں +

خداوند سے دعا ہے۔ کہ وہ اپنے نالائق و نکمے نوکر کی خدمت کو قبول فرما کر اپنے فضل و کرم سے ہم سب کی مدد کرے بحق یسوع ناصری۔ آمین + باقی آیندہ

مسیح کا نالائق خادم
رحمت مسیح واعظ
اسسٹنٹ ایڈیٹر نور افشاں لودیانہ

مراسلات

بقیہ اتفاقی مباحثہ

اگر قرآن شریف کے الکلمات سے خدا کی قدوسیت ثابت نہیں ہوتی چنانچہ پادریصاحب نے کتاب بین حق کی تحقیق سے یہہ چند آیات قرآن مجید دکھلائیں اور انکا ترجمہ پڑھکر سُنایا اُسکے جواب میں مولوی صاحب تقریر فرماتے رہے مگر اُسوقت تحریر کچھ نہیں ہوا صرف زبانی تقریر ہوتی رہی آخر وقت شب ہو گیا اور جلسہ اس شرط پر برخاست ہوا کہ کل کو وقت ۳ بجے شام کے پھر سب صاحب حاضر ہوں اور نئے سرے سے اس مسئلہ پر گفتگو کیجاوے +

۱۴ مارچ سنہ ۱۸۹۷ء

وقت ۳ بجے سب صاحبان سیکرٹری دھرم کوٹ میں جمع ہوئے اور گفتگو شروع ہوئی۔ اول پادریصاحب نے نئے سرے سے سوال اپنا شروع کر کے بیان کیا۔ قرآن شریف سے خدا کی قدوسیت ثابت نہیں ہوتی دیکھو آیات ذیل۔ اتبع ما اوحی الیک من ربک لا الہ الا ہو واعرض عن المشرکین ولو شاء اللہ ما اشرکوا ۔ کذالک زینا لکل امۃ عملہم ۔ لکل امۃ جعلنا منسکا ہم ناسکوہ ۔ ولو شاء ربک لجعل الناس امۃ واحدۃ ولا یزالون مختلفین الا من رحم ربک ولذالک خلقہم وتمت کلمۃ ربک لاملئن جہنم من الجنۃ والناس اجمعین ۔ یعنے تو چل اُسی پر جو حکم آوے تجھکو تیرے رب سے کسی کی بندگی نہیں سوائے اُسکے اور جانے دے شریک والوں کو اور اگر اللہ چاہتا تو شریک نکرتا اور ہمنے بھلے دکھلائے ہیں ہر فرقے کو اُنکے کام ہر فرقہ کو ہمنے ٹھہرادی ہے ایک راہ بندگی کی کہ وے اُس طرح کرتے ہیں اور اگر چاہتا تیرا رب کر ڈالتا لوگونکو ایک راہ پر اور ہمیشہ رہتے ہیں اختلاف میں مگر جنپر رحم کیا تیرے رب نے اور اسیواسطے اُنکو پیدا کیا ہے اور پورا ہوا لفظ تیرے رب کا کہ البتہ بھرونگا دوزخ جنوں اور آدمیوں سے اکٹھے۔ دیگر وما کان لمومن ولا مومنۃ اذا قضی اللہ و رسولہ امرا ان یکون لہم الخیرۃ من امرہم ومن یعص اللہ و رسولہ فقد ضل ضلالا مبینا۔ یعنے کسی ایماندار مرد اور عورت کا کام نہیں کہ جب اللہ اور اسکا رسول کچھ کام ٹھہرا دے کہ انکو اپنے کام کا اختیار رہے اور جو کوئی بے حکم چلا اللہ کے اور اُسکے رسول کے سو راہ بھولا صریح چوک کر۔ اور اسلئے کہ زینب نا انفی ہو آیت ذیل فرمائی واذ تقول للذی انعم اللہ علیہ وانعمت علیہ امسک علیک زوجک واتق اللہ وتخفی فی نفسک ما اللہ مبدیہ وتخشی الناس واللہ احق ان تخشاہ فلما قضی زید منہا وطرا زوجنکہا ۔ یعنے جب تو کہنے لگا اُس شخص کو جسپر اللہ نے احسان کیا اور تو نے احسان کیا رہنے دے اپنے پاس اپنی جورو کو اور ڈر اللہ سے اور تو چھپاتا تھا اپنے دل میں ایک چیز جو اللہ کھولا چاہتا ہے اور تو ڈرتا تھا لوگوں سے اور اللہ سے زیادہ ڈرنا چاہئے پھر جب زید تمام کر چکا اُس عورت سے اپنی غرض ہمنے وہ تیرے نکاح میں دی ہے ما کان علی النبی من حرج فیما فرض اللہ لہ یعنے نبی پر بات میں جو اللہ نے اُسکے واسطے ٹھہرادی مضائقہ نہیں ان آیات سے خدا بت پرستی و شرک کا بانی ٹھہرتا ہے اور دوزخ کے واسطے آدمیوں اور جنوں کو وہی پیدا کرتا ہے اور ہر فرقہ میں اختلاف بھی اُسکیطرف سے ہے اور متبنیٰ شخص کی جورو سے نکاح کی اجازت بھی وہی دیتا ہے +

جواب از جانب مولوی صاحب

آیت نمبر اول میں فقط حکم اسبات کا ہے کہ جو حکم خدا کیطرف سے بھیجا جاوے اُسکی تابعداری کرو اور جو شریک خدا کے ساتھ کرنے والے ہیں اُنسے روگردانی کرو اور اُسکے آخیر ٹکڑے میں کلام قادر مطلق ہونے کو ظاہر کیا گیا ہے آیت نمبر ۲ میں ذکر اسبات کا ہے کہ ہر گروہ کی نظر میں اُسکا عمل اچھا دکھائی دیتا ہے اس سے یوں نہیں ثابت ہوتا کہ خدا نے اس ہر قوم کو اس عمل کرنے کا حکم بھی دیا ہے فقط اُنکی نظر میں اچھا دیکھا گیا چنانچہ اور مقام میں خدا نے فرمایا ہے جس سے پوری تفسیر اسی آیت کی سمجھی جاتی ہے کل حزب بما لدیہم فرحون ہر گروہ جو اُسکے پاس ہے اُسکے ساتھ وہ خوش ہونے والے ہیں ویسی ہی بات نمبر ۳ میں بھی خدا یونہی فرماتا ہے کہ ہمنے بھلے دکھائی ہیں ہر فرقہ کو اُن کے کام مگر اُسکے نزدیک چنانچہ عند ہم صلہ جعلنا کا محذوف ہے قرآن کی عربیت پوری طرح سے جانتے ہیں کہ جعل واسطے دو چیز کے آتا ہے یعنے

بنادیا کسی چیز کو وہ جیسا اب ہے اصل ہونا اسبات کا نہیں ثابت ہوتا کہ خدا کے نزدیک بھی ہر فرقہ جو اپنے عمل کررہا ہے اچھا ہے بلکہ وہ تو اُنکے دکھاوے اور اُنکی نظر میں اچھا ہے آیت نمبر ۳ میں بھی خداوند ذوالجلال اپنے قادر مطلق ہونیکا بیان فرماتا ہے کلمہ الا من رحم ربک یعنے جسپر رحم کیا تیرے رب نے بھی اسی پر دلالت کرتا ہے کہ وہ عمل فرقہ باطلہ کے جو اُنکی اچھے تھے جب خدا نے اُنپر رحم کیا تو وہ اُنکی بصارت بہت صحیح اور درست ہوکر بطلان کو دیکھنے لگیں اور اس اختلاف سے نکل آئے اور اسکے آخر ٹکڑے میں بیان اسبات کا ہے کہ ہم دوزخ اور بہشت کو آدمیوں اور جنوں سے بھرینگے بیشک خداوند نے بہشت اور دوزخ واسطے جنوں اور آدمیوں کے ہی بنایا ہے جو جس لائق ہوگا وہ بحسب لیاقت اپنی کے بہشت اور دوزخ میں جاویگا اور یہہ عین اُسکی قدوسیت ہے کہ جو جس لائق ہو اُسکو وہی دیا جاوے شاید پادری صاحب کو کلمہ ولذلک سے شبہہ گذرا ہوگا ذلک اسم اشارہ واسطے اشارہ قریب جو رحم اُسکے پاس پڑا ہوا ہے اُسکے واسطے استعمال کیا گیا ہے خدا فرماتا ہے ولذلک خلقہم واسطے اسی کے یعنے رحم کیواسطے پیدا کیا اُنکو یہہ خود پیدا کرنا ہی رحم ہے کیونکہ پیدا کرنا خدا کا ہمکو کسی عوض میں تھا جو ہمنے خدا پر کوئی احسان کیا یا خدا کی ہمنے خدمت کی تا ہمکو پیدا کیا جیسے کہ کل فرق قایل حدوث عالم کی اسبات کو مانتے ہیں کہ اولی پیدا کرنا خدا کا محض انعام اور کرم ہے اور آگے دوزخ اور بہشت میں جانا موافق اپنے اعمال کے ہے جسکا ذکر ہم متعدد میں کرچکے ہیں۔ آیت نمبر ۵ میں خداوند حکم اسبات کا دیتا ہے کہ خدا کے حکم کے سامنے کسیکو اختیار چون وچرا کا نہیں ہے بلکہ جو خدا اور خدا کے رسول کے حکم کو نہ مانے وہ رحمت سے الگ ہوکر ضلالت میں پڑا۔ آیت نمبر ۶ کا بیان ایک واقعہ کے بیان کرنے پر موقوف ہے اصل اس قصہ کا صرف اسقدر ہے جیساکہ تفسیر موضح القرآن وغیرہ میں لکھا ہے کہ حضرت زینب رسول خدا کی پھوپھی کی بیٹی اور قوم میں اشراف تھی حضرت نے اُسکا نکاح زید نام اپنے غلام سے جسکو آزاد کرکے محبت سے آپ بیٹا کہا کرتے تھے کرادیا۔ زینب ابتدا میں ہرگز راضی نتھی مگر حضرت کے کہنے سے مان لیا اور جب زینب زید کے نکاح میں آئی تو وہ اس کی آنکھوں میں حقیر لگتا مزاج کی موافقت نہ ہوئی کیونکہ وہ بیبی قوم کی اشراف تھی تو زید حضرت سے آکر شکایت کرتا اور عرض کرتا کہ میں اسے چھوڑ دیتا ہوں حضرت منع فرماتے کہ میری خاطر سے اُسنے تجھکو قبول کیا ہے اب چھوڑ دینا مناسب نہیں ہے جب باربار یہہ قضیہ ہوا تب حضرت کے دل میں آیا کہ اگر ناچار زید چھوڑ دیگا تو زینب کی دلجوئی بغیر اسکے نہیں کہ میں نکاح کرلوں پھوپھی کی بیٹی کا نکاح باتفاق بروے شریعت محمدی وعیسوی جایز ہے لیکن منافقوں کی بدگوئی سے جو ظاہر پر نظر کرنے والی تھی اور نہ سمجھتے تھے کہ نبی مالک شریعت ہے اُسکا فعل اور قول وہی شریعت ہے جب نبی کا سچا نبی ہونا ثابت ہوجاوے تو اُسکے قول یا فعل پر اعتراض کرنا نادان بے سمجھونکا کام ہے۔ اندیشہ کیا کہ شاید لوگ کہیں کہ اپنے منہہ بولے بیٹے کی جورو سے نکاح کیا حالانکہ منہہ بولے بیٹے کو کسی باب میں بموجب شریعت محمدی حکم بیٹے کا نہیں آخر امر زید نے زینب کو طلاق دیدی اور بعد انقضائے عدت کے آنحضرت نے اُس سے نکاح کرلیا بھلا صاحب اسمیں کیا قباحت ہے اگر کہیں کہ بیٹے کی جورو سے نکاح کرنا درست نتھا ہم کہتے ہیں کہ زید تو حضرت کا بیٹا ہی نتھا بلکہ قرآن شریف سے ثابت ہے کہ خدا تم آدمیوں میں سے جو اُمت محمدی ہے کسیکا باپ ہی نہیں چنانچہ وہ اب علیحدہ حکم بیان کیا گیا ہے ماکان محمد ابا احد من رجالکم نہیں ہے محمد باپ کسیکا تم آدمیوں میں سے یہہ آیت اِس واقعہ سے پہلے نازل ہوئی ہے جبکہ زید کو لوگ حضرت کا بیٹا کہتے اور حضرت کو زید کا باپ کہتے اگر موخر ہو نواس آیت سے شبہہ گذرے کہ یہہ پیچھے نازل ہوئی ہے تو یہہ دیکھئے کتب تفاسیر جسمیں شان نزول آیات کا لکھا جاتا ہے پیدا ہوا ہے چنانچہ دیکھو تفسیر کبیر نیشاپوری باقی رہا متبنّی کی عورت سے نکاح کرنا کسی شریعت سماوی میں منع نتھا کچھ خصوصیت محمدی کی نہیں بلکہ نہ توریت نہ انجیل میں کوئی آیت ممانعت عورت متبنّی سے وارد ہوئی ہے اگر ہو تو دکھاؤ پھر یوں سمجھو کہ متبنّی تو ایک فرضی اور اعتباری شے کا نام ہے یعنے غیر شخص کو جو کسی رشتہ میں شریک نہ ہو اُس کو اپنا بیٹا قرار دے لیا اب اُسکا بیٹا ہونا صرف اُسکے اعتبار اور فرض پر موقوف ہے جب اُسکا بیٹا ہونا ہمارے فرض پر موقوف ہے تو اُسکی عورت سے نکاح کا حرام ہونا جو شریعت سماوی کی طرف تصور کیا جاوے کیونکہ وہ شریعت ہمارے فرض پر موقوف نہیں ہے یوں تو ہر ایک باپ اور ہر ایک بیٹا جہان میں متبنّی کہا جاسکتا ہے کیونکہ یہہ ایک فرد بشر میں احتمال ہے کہ زید اُسکو اپنا متبنّی قرار دیلیوے تو حرمت بھی اُسیطرح احتمالی ہر ایک کے ساتھ لگی رہیگی بڑا افسوس تھی ہوتا تو عمر نے اپنے زمانہ میں خالد کو قرار دیا اور جبکہ شریعت نازل ہوئی اُسوقت یہہ اُسکا بیٹا نہ بحسب شریعت نہ بحسب قانون کلی واقعی سمجھا جاسکتا ہے تو پھر اُسکی عورت کی حرمت کیونکر نازل ہوسکتی ہے اگر کوئی کہے کہ اگرچہ کسی شریع سماوی میں متبنّی کی جورو سے نکاح منع نہیں ہے لیکن عرف میں لوگ اُسکو برا سمجھتے ہیں اسکا جواب یہہ ہے کہ عرف ہر ایک قوم کی اپنی اپنی علیحدہ ہے اِس عرف کو شریعت نہیں کہا جاتا حکم خدا اور رسول کے کسی کے خیال کے موافق نہیں نازل ہوا کرتے دیکھئے ابراہیم نے جسکی بزرگی اور ایمانداری کو سب عیسائی مانتے ہیں ہمشیرہ پدری سے نکاح کیا تھا چنانچہ کتاب پیدایش باب ۲۰ ورس ۱۲ اور وہ تو سچ میری بہن ہے میرے باپ کی بیٹی پر میری ماں کی بیٹی نہیں سو میری جورو ہوئی ایسے ہی اور بھی فقط +

یہانتک مولوی صاحب جواب لکھوا چکے تھے اور ایسے ہی اور بھی توریت وانجیل سے لکھوانا چاہتے تھے مگر بالاتفاق ثالثان نے کہا کہ یہہ شرائط مقررہ کے خلاف ہے جب یہہ فیصلہ ہوجاوے گا پھر آپ دین عیسوی پر توریت وانجیل پر جسقدر چاہیں اعتراض فرماویں اُسپر مولوی صاحب نے فرمایا کہ یہہ جواب ازالہ غلطی لکھوانے میں اسپر فساد ہونے کا اندیشہ پیدا ہوا اسلئے جلسہ برخاست کیا گیا جسقدر کارروائی ہمارے روبرو ہوئی سو درج ہوچکی ہے نتیجہ اسکا انکا پبلک کے ہاتھ ہے کیونکہ اگر پوری تحقیقات ہوجاتی تو جیسا سمجھ میں آتا اُسے اپنی عرض کرتے +

العبد ڈاکٹر رشنداس برہم گیانی ۔ العبد ٹھاکرداس بقلم خود

العبد منشی رائین بقلم خود - العبد ملکھی رام - العبد آتما رام بقلم خود [illegible] - بنام این طرف دستخط ہندی [illegible]

روئداد جلسہ پنجاب نیٹو کرسچن ایسو سی ایشن

منعقدہ ۲۴ مئی ۱۸۸۷ء بمقام امرتسر

(۱) - اول مسٹر عبد اللہ آتھم صاحب نے دعا مانگی اور پھر روئداد جلسہ سابقہ پڑھی گئی اور منظور ہوئی - +

(۲) - صاحبان ذیل جدید ممبر اس ایسوسی ایشن کے مقرر ہوئے - مسٹر ہنری کلیمنٹ صاحب - مسٹر تلسی داس کرسٹوفر صاحب - منشی کریم بخش صاحب - ڈاکٹر میراں بخش عطار صاحب - مسٹر محمد حنیف صاحب کلارک بابو چند لعل صاحب - مولوی قدرت اللہ صاحب مسٹر چارلس ہارٹن صاحب - +

(۳) - پادری دینا ناتھ صاحب نے پرپوز کیا کہ بٹالہ بورڈنگ سکول الگزنڈرا گرلز سکول اور بوائز اینڈ گرلز آرفنج سکول کیواسطے ایک کنسلٹنگ (صلاحکار) کمیٹی ہونی چاہئے جسمیں یورپین اور دیسی ممبر ہوں مسٹر آتھم نے تائید کی اور باتفاق قرار پایا کہ ایک درخواست بخدمت پادری کلارک صاحب سکرٹری چرچ مشنری سوسائٹی بھیجی جاوے کہ اس صلاحکار کمیٹی کو مقرر کریں اور اسمیں مہتمم مدرسہ اور سکرٹری سے - ام - ایس اور مشنری امرتسر اور بٹالہ سکول کا ہیڈ ماسٹر باعتبار عہدہ ممبر ہوں (۲ ممبر) اور پانچ ممبر پنجاب نیٹو کرسچن ایسوسی ایشن کیطرف سے انتخاب ہو کر شامل کئے جاویں +

(۴) - پادری دینا ناتھ صاحب نے تجویز پیش کی کہ جو جنرل میٹنگ آیندہ ہونیوالی ہے اسمیں نصف شب کی پریئر میٹنگ ہو جسکا پروگرام مسٹر آتھم بابو لیارام صاحب اور بابو این - ڈی الیاس صاحب تجویز کریں - +

(۵) - پریئر میٹنگ اور جنرل میٹنگ کے اخراجات کیواسطے تجویز ہونی چاہئے - +

(۶) - سابقہ جلسہ کیواسطے جو کاغذات چھپوائے گئے ہیں وہ اس کمیٹی کا سکرٹری جہاں جہاں مناسب ہو تقسیم کرے - +

(۷) - پادری دینا ناتھ صاحب نے دعا کی اور جلسہ پریزیڈنٹ صاحب کے شکریہ پر برخاست ہوا +

راقم - سکرٹری کمیٹی

منقولات

عیسائی افسروں کے لئے سرکاری پادری

آجکل جبکہ سرکاری ملازمت کے ہر ایک رشتہ کی بابت تحقیقات کیجاتی ہے یہہ بحث نئے سرے سے شروع ہوئی ہے کہ کیوں گورنمنٹ اپنے عیسائی ملازموں کے لئے چیپلین وغیرہ مقرر کرتی ہے - بہت سے لائق لوگوں نے اس مسئلہ پر اسقدر لکھا ہے کہ اب جانبین کے لئے اس سے زیادہ بحث کرنے کی گنجایش نہیں ہے - مگر ابھی ہمارے عیسائی ہمعصر نور افشاں لدھیانہ نے اُن اظہاروں کی مخالفت کی ہے جو بعض گواہوں نے پبلک سروس کمیشن کی سب کمیٹی کے سامنے عیسائی ملازموں کے لئے اس خاص رعایت پر دئے ہیں انکی یا انکو جواب دینے والے معاصرین کیطرف سے جو بحث ہوئی ہے ہم یہہ سمجھتے ہیں کہ وہ اپنی خواہش کیطرف کو زیادہ تر کھینچ لے گئی ہے - ہم قبول کرتے ہیں کہ انگریزی گورنمنٹ کمال شکر گذاری کی مستحق ہے کہ اُسنے اپنی مفتوحات میں رعایا کی عبادتگاہوں اور بزرگ مقاموں کی ویسی ہی عزت اور تعظیم بحال رکھی ہے جیسی کہ اُسکے ہاتھ میں آنے سے پہلے تھی بلکہ انگریزی سرکار نے ہمارے معبدوں کی عزت جاگیر اور امداد وغیرہ سے اور بھی بڑھادی ہے - اُسکو کبھی تعصب نہیں ہوا ہے کہ عیسائی ہو کر کیوں غیر مذہب والے لوگوں کو مذہبی سہولتیں دے - اس لئے وہ ہرگز نامنصف یا خودغرض گورنمنٹ نہیں ہو سکتی اگر اپنے عیسائی مذہب والونکو بھی ایسی ہی رعایتیں اور سہولتیں دے جبکہ گورنمنٹ نے دوسرے مذاہب کی رعایا کو بجائے اُسکے کہ جبیر یئے اور کفار سے لیتی اور جاہل ہنسے دیگر کسیکو اُف کرنے کی مجال نہ تھی - علم اور آزادی کے ساتھ نہایت معقول امداد مذہبی امور میں بھی دی ہے تو ہمیں کیونکر کسی ایسی شکایت کا منصب ہے کہ وہ اپنے مذہب کی امداد کیواسطے ملک کا بیشمار روپیہ ناجائز خرچ کرتی ہے اظہار دینیوالونے تو اس حد تک تو مخالفت نہیں کی ہے بابت تو صرف اس قدر کہ سرکاری ملازموں کے ساتھ یہہ رعایت کیوں کیجاتی ہے کہ رعایا کے روپیہ سے اُنکے واسطے مذہبی پادری تعینات کئے جاتے ہیں - گورنمنٹ سب سرکاری ملازمونکے واسطے بھی خواہ وہ ہندو ہو خواہ مسلمان اگر ایسی ہی رعایت کرے تو ہم یہہ مخالفت پھر بھی کرینگے کہ کیوں رعایا کا روپیہ اُس پنڈت کو دیا جاوے جو صرف ایسے ہندو مالدارونکو روحانی ہدایت کریگا جو اپنی خدمات کے بدلے میں ملک کا بہت سا مال پاتے ہیں اور کیوں سرکار ملکی خزانہ سے اُس مولوی کو تنخواہ دے جو ایسے ہی مالدار مسلمانونکے لئے ہو رعایا کیطرف سے بیشمار روپیہ ایسے لوگونکو امیرانہ آرام طلبی اور اُنکی ضروریات کے لئے دیا جاتا ہے پھر وہ کیوں اپنا مذہبی بوجھ بھی رعایا کی گردن پر رکھتے ہیں - اگر ہندوستان میں معبدوں یا رعایا کے مقدس مقامات کو جاگیریں دیگئی ہیں تو اُسکے بدلے میں عیسائی رعایا کے ساتھ ایسا سلوک کیا جانا معیوب نہیں ہے - اگر گورنمنٹ عیسائی رعایا کے ساتھ بھی اور اُنکی ہندوستانی زیارتگاہوں کے لئے فیاضی سے امداد کرے تو رعایا کو کوئی اعتراض کا موقع نہیں ہے مگر ہم دیکھتے ہیں کہ عام غریب عیسائی رعایا کے ساتھ کوئی ایسا سلوک نہیں ہوا ہے بلکہ بڑے بڑے مالدار اور باوجاہت

عیسائی ملازموں کے ساتھ (جو معقول تنخواہیں پاتے ہیں اور بڑے بڑے افسر ہیں) گورنمنٹ یہہ حاتمیں کر رہی ہے اور وہ بھی صرف انگلینڈ چرچ کے واسطے۔ پرسبیٹرین اور رومن کیتھولک اور میتھوڈسٹ وغیرہ رعایا کے لئے گورنمنٹ سے کوئی بھی ایسا سلوک نہیں کیا گیا ہے۔ رعایا کے کسی عیسائی فرقہ کو جو سول سٹیشن سے دور ہے اُنکی مذہبی امداد کے لئے کوئی رعایت گورنمنٹ نے نہیں دی ہے۔ امریکن مشن کے لئے جنسے عوام الناس میں سکول اور یتیم خانوں اور ہسپتالوں کے لحاظ سے ملک کو نہایت فیض پہنچایا ہے کوئی جاگیر یا امداد گورنمنٹ نے نہیں دی ہے جس سے کہ عیسائی رعایا بلکہ کل ملک کو فائدہ پہنچتا اُسکو تو مذہبی دست اندازی کے ڈھکوسلے سے گورنمنٹ نے کسی امداد سے ٹالدیا ہے مگر پٹنے کے مالداروں اور حکومت کرنے والے لوگوں کی مذہبی ضروریات کیواسطے گورنمنٹ رعایا کے روپیہ کو دل کھولکر خرچ کرتی ہے صرف اسی امر کے لئے اہل الرائے مخالفت کرتے ہیں اور جہانتک ہمارا خیال ہے دیسی رعایا کے ہر ایک بشر کا حق بھی ہے کہ وہ اپنی منصف گورنمنٹ کی اس حرکت پر اپیل کرے خواہ وہ عیسائی ہو یا کسی ہی مذہب سے ہو اس بیجا تقریر پر ہماری بحث مذہبی پہلو میں بالکل نہیں ہے بلکہ رعایا ہونے کے لحاظ سے ہر ایک اہل مذہب رعایا کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے روپیہ سے موٹے موٹے شخصوں کی ناواجب خاطرداری کی مخالفت رائے دے۔ + کوہ نور

نور افشاں۔ ہم اپنے ہمعصر صاحب کوہ نور کے نہایت شکر گذار ہیں۔ کہ اُنہوں نے ہمارے حق پر بھی نگاہ کر کے گورنمنٹ کے حضور ہماری سفارش کی۔ کہ امریکن مشن اور دیگر مشن بھی جاگیر اور وظائف وغیرہ امداد کے مستحق ہیں۔ لیکن ہم اپنے ہمعصر کی رائے سے متفق نہیں۔ کیونکہ ہم گورنمنٹ سے کسی طرح کی امداد کے خواہشمند نہیں۔ اور اگر گورنمنٹ دیوے بھی۔ تاہم ہم کسیطرح اُسکو قبول نہیں کر سکتے۔ کیونکہ دین کے کام کے واسطے گورنمنٹ وقت سے امداد لینی گورنمنٹ کا غلام بننا ہے۔ اس صورت میں مذہبی آزادی کہاں رہیگی۔ خاص امریکہ میں دینی خدمات کے لئے گورنمنٹ امریکہ سے ایک حبہ کی امداد نہیں لیجاتی۔ اسی طرح اس ملک میں بھی ہم گورنمنٹ سے اس پاک خدمت کے لئے ایک کوڑی کے خواہشمند نہیں ہاں اگر گورنمنٹ مہربانی سے اپنی رعایا کی دنیوی بہتری کے لئے امداد فرماوے۔ ہم شکریہ کے ساتھ اُسکو قبول کرینگے اور کرتے ہیں جیسے مشن سکول ہسپتال اور دیگر فائدہ عام کے واسطے۔ +

مختلف واقعات

یکم جون کی لندن کی تار خبر سے معلوم ہوا۔ کہ سر ویسٹ رجوے ہنوز سینٹ پیٹرزبرگ میں ہیں۔ اور ہر روز روسی ناموں کے ساتھ غیر مقررہ نامہ و پیام کرتے ہیں +

بدخشاں کی جانب روس کے بڑھنے کی خبر روز بروز زور پکڑتی جاتی ہے۔ یہہ بھی سننے میں آیا ہے۔ کہ وہاں امیر کے برخلاف دغابازی کے ساتھ سازشیں کیجارہی ہیں +

صاحب کوہ نور اپنے ۴ جون کے پرچہ میں بصیغہ لوکل تحریر فرماتے ہیں۔ کہ دو دن سے کوتوالی شہر میں کمسریٹ کا شتر اور بوسیدہ آٹا نیلام ہو رہا ہے۔ دو سال کا عرصہ ہوا تب بھی ایسا ہوا تھا۔ اس سے ناظرین معلوم کر سکتے ہیں۔ کہ گورنمنٹ کو ہماری حفظ صحت کا کس درجہ خیال ہے اگر خود گورنمنٹ اس قسم کی بدعنوانیاں پسند کرتی ہے۔ تو ہم نہیں سمجھ سکتے۔ کہ محکمہ حفظان صحت کا خرچ کیوں اُٹھایا جاتا ہے۔ کیا حکام ضلع کچھ توجہ کرینگے

زار روس کی حالت جان کے خوف سے بُری خطرناک ہو رہی ہے۔ چند روز ہوئے۔ کہ وہ ایک جلسہ میں گیت سننے کو گئے۔ پر خوف کے سبب اُنکے باجے دو روز پہلے لے لئے گئے۔ تا دیکھا جائے کہ اُنمیں کوئی مہلک چیز تو چھپائی ہوئی نہیں جب گانا شروع ہوا۔ تو ہر ہر گوشے کے پیچھے ایک ایک پولیس مین کھڑا تھا۔ اور اُنکی کل حرکتوں کو دیکھتے تھے۔ پر ہر طرح سے خیر گذری +

ایک ہندو اخبار کے کارسپانڈنٹ نے تجاویز ذیل پیش کی ہیں۔ ۱ ہندو عیسایوں میں شامل ہونے سے روکے جاویں۔ ۲۔ اس کے لئے ضرور ہے۔ کہ ہندو دین کی سچائیوں کی صاف صاف تشریح کی جائے۔ تاکہ اُنکا ایمان اپنے دین پر قائم رہے ۳ ہندو دین کی حقیقت مسیحی کلیسیا کی تربیت یافتہ بنا پر زیادہ مستحکم کر دیجاوے +

نور افشاں اس سے کیا ہی بہتر نہیں۔ کہ اُسی تربیت یافتہ بنیاد پر ایمان رکھا جاوے +

صاحب کوہ نور بحوالہ ایک لاہوری اخبار لکھتے ہیں۔ کہ +

کوئٹہ سے کچھ کو براہ گنڈک ایک سڑک فوجی حکام کی زیر نگرانی تیار ہو رہی ہے۔ فوج گورہ کے ۱۵۰ آدمی اس سڑک کی تعمیر کے لئے بھیجے گئے تھے اور وہ سارا کلہ کے مقام پر جو کوئٹہ سے ۹ میل ہے خیمہ زن ہوئے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ۸ مئی کو اتوار کے روز اس فوج کے تین گورے اپنے ساتھیوں کے ملنے کے لئے کوئٹہ میں آئے اور جب واپس سارا کلہ کو جا رہے تھے راستہ میں ایک عورت سے ملے جو اپنے خاوند کی روٹی لئے جا رہی تھی یہہ ایک زمیندار کی عورت تھی اور اُسکا خاوند گوروں کے کیمپ سے نصف میل کے فاصلہ پر اپنی اراضی میں آبپاشی کر رہا تھا۔ گوروں نے اُس عورت کو چھیڑا اور وہ بھاگ کر اپنے خاوند کے پاس چلی گئی۔ اس پر باہم تکرار ہوئی اور گوروں نے آدمی مذکور کو جان سے مار ڈالا۔ قاتل اب حوالات میں ہیں۔ عنقریب کورٹ مارشل کے لئے تاریخ مقرر ہونے والی ہے۔ کہتے ہیں کہ گورے نشہ میں تھے +

نور افشاں سرحدی مقامات پر ایسی کارروائی بہت نقصان کا باعث ہوگی۔ گورنمنٹ کی خاص توجہ چاہئے +

دنیا کی بے ثباتی اور بے وفائی۔

زیبا نہیں گر ناز ہو دولت پہ غنی کو
بہتر ہے اگر دور کریں کبر و منی کو

کچھہ دیر تجربے نے نہیں لگتی بڑی کو
دو دل میں جائے الفت دنیا دنی کو
عبرت سے ذرا دیکھیگا مہر علی کو

مایوس مصیبت میں نہ ہو فضل خدا سے
قائم ہے یہہ دنیا فقط امید و رجا سے
گھبرا نہ کبھی چرخ کے تو جور و جفا سے
چھٹ جاتے ہیں صبر سے کمبخت بلا سے
عبرت سے ذرا دیکھیگا مہر علی کو

او تو ادہر قوم کے او چاہنے والو
ہم کہتے تھے تم نے زبان اپنی سنبھالو
بے سوچے نہ تم منہہ سے کوئی بات نکالو
شرمندہ ہو اب منہہ کو گریبان میں ڈالو
عبرت سے ذرا دیکھیگا مہر علی کو

ہندو کو مسلماں کو سمجھتا ہوں برادر
سچ کہتا ہوں میں مجھکو تو ہیں دونو برابر
کچھہ اس میں ہو گر شک تو مجھے دیکھ لے آکر
نہیں اتنا کہے جائیگا یہہ مرد دلاور
عبرت سے ذرا دیکھیگا مہر علی کو

ریفارمر لکھتے ہیں کہ آنریبل سید احمد صاحب نے ملحدانہ خیالات سے توبہ کی ہے۔ اب حج کو تشریف لیجائینگے۔ اور یہہ بھی لکھتے ہیں کہ یہہ وہی علیگڈہ والے الی الوزم بڈھے ہیں جو (نعوذ باللہ) بہشت کو چکلہ سے حور و نکو رنڈیوں سے مشابہت دیتے تھے اور مسیح کی پیدائش کو خلاف قانون قدرت بیان کرتے تھے۔۔۔ اب حج کو تشریف لیجاتے ہیں +

نور افشاں۔ اب نہیں معلوم کہ سید صاحب نے کن باتوں سے توبہ کی ہے۔ کیونکہ حج کو تشریف لیجانے سے اُنکے خیالات کی تردید نہیں ہوتی۔ +

ڈائنامیٹ کے گولے

سینٹ پیٹرزبرگ سے ڈیلی نیوز کے نامہ نگار نے لکھا تھا کہ حضرت شہنشاہ روس کی جان لینے پر حال میں جو سازش ہوئی وہ بہت سخت تھی یہی ہوئی ہوگی ورنہ کسی کو خیال ہوگا۔ بم کے تین گولوں میں تین پونڈ اور سات پونڈ ڈائنامیٹ تھا۔ اور ۹۶۔ اور ۲۹۱ شیشے کی خالی گولیاں اسٹرچ مین زہر سے بھری ہوئی تھیں۔ ساٹھہ گز تک یہہ گولہ اُڑتا اور تیس چالیس گز تک گولیاں اور آگے جاتی ہیں۔ +

سرکاری خبریں

میجر آنریبل جی سی ویبر صاحب بہادر سی ایس آئی کی ملازمت سے علیحدہ ہونے پر ایم ایل ڈین صاحب بہادر اپنے عہدہ ڈپٹی کمشنر درجہ سوم اور ایل پی کاک صاحب جی سی واکر صاحب بہادر علی الترتیب عہدہ اسسٹنٹ کمشنر درجہ اول و درجہ دوم پر ۲۔ اپریل ۱۸۹۸ء سے مستقل کیے گئے +

رائے بہادر رام سہائے صاحب ایکسٹرا جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر کرنال کو ۱۱ جون ۱۸۹۸ء یا تاریخ استفادہ سے ۲۵ یوم کی عام رخصت عطا ہوئی۔ +

بجائے کپتان آرسی ٹیمپل صاحب کے ۲۳ مارچ ۱۸۹۸ء سے صاحبان گورنمنٹ مجسٹریٹ پنجاب میں ترقیات ذیل عمل میں آئیں۔ +

کرنیل آیچ ایم برلٹن صاحب بطور گورنمنٹ مجسٹریٹ جماعت اول مستقل کیے گئے +

میجر ڈی۔ ای۔ گولڈ۔ زبری صاحب عہدہ گورنمنٹ مجسٹریٹ جماعت دوم پر مستقل ترقی ہوئے۔ +

بقیہ روئداد جلسہ عام میونسپل کمیٹی لودیانہ

نمبر ۶۔ روبکار محکمہ رائے چونی لال صاحب مورخہ ۱ مئی ۱۸۹۸ء بحوالہ سرکلر نمبر ۱۸۹ مورخہ ۲۲ دسمبر ۱۸۹۶ء جناب صاحب ڈائرکٹر صاحب بہادر پنجاب مشعر اسکے کہ کوئی مدرس ماہانہ عہ ماہوار سے کم تنخواہ کا نہ ہو لائق مدرس ہونے چاہئیں تنخواہ عہ سے عہ تک ہونی چاہئے مدرسین نالائق خارج کرے جاویں اگر حاضری کے قائم رکھنے کے لئے مدرسین سابق کا سقامی عذاب اور اُنکی لیاقت کارآمد ہو اُنکو نائب کیا جاوے۔ تجویز ہوئی کہ یہہ روبکار سب کمیٹی تعلیم کے سپرد ہو کر التماس ہووے کہ اسکی نسبت رپورٹ کریں

نمبر ۷۔ درخواست دو نیچند مستری بدرخواست عطاء صلے قیمت تجس جو وہ سلطے رکھنے انڈیس کے جلسہ جوبلی میں پیش کیا گیا معہ کیفیت سیکرٹری مشعر اسکے کہ یہہ روپیہ درج حساب جوبلی نہیں ہوا ہے۔ تجویز ہوئی کہ دیے دیئے جاویں +

نمبر ۸۔ روبکار جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مورخہ مئی ۱۸۹۸ء مشعر اطلاع برخاست کئے جانے اکبر علی محرر کمیٹی بسبب احمد علی محرر تخفیف کے جسمیں میونسپل کمیٹی کا عہ ماہوار کا فائدہ ہوا کمیٹی میں پیش ہوئی تجویز ہوئی کہ اطلاع ہوئی روبکار داخل دفتر ہووے +

نمبر ۹۔ رپورٹ داروغہ صفائی نسبت شکایت راجمید اس و نرائن وغیرہ باعث عدم تعمیل اطلاعنامہ جسمیں اُنہیں چاہ بچہ کے دور کرنے کے لئے لکھا گیا تھا کمیٹی میں پیش ہوئی تجویز ہوئی کہ قانون متعلق حوالہ دیگر نوٹس میعادی ایک ہفتہ پھر جاری کیا جاوے بصورت عدم تعمیل مقدمہ دائر کیا جاوے +

نمبر ۱۰۔ رپورٹ ڈپٹی انسپکٹر کوتوالی لودیانہ بدرخواست بنوائے جانے چوکٹھہ چاہ محلہ ماہیاں معہ تخمینہ مرتبہ اورسیر بہ تعداد عہ۔ تجویز ہوئی کہ تخمینہ عہ کا منظور کیا جاوے +

نمبر ۱۱۔ روبکار سرداجمیر سہائے صاحب ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر مورخہ مئی ۱۸۹۸ء معہ اخبار ہو سوم بنام آئینہ انگریزی سوداگری مشعر اسکے کہ اگر کمیٹی کو خریداری اس اخبار کا منظور ہو تو خریداری فرماوے بقیمت صحر سالانہ تجویز ہوئی کہ درخواست نامنظور کیجاوے +

نمبر ۱۲۔ رپورٹ ڈپٹی انسپکٹر کوتوالی لودیانہ بدرخواست عطاء عہ اُجرت

بابت ماہ مئی سنہ حال حساب نمبر ۲ بذریعہ حکم جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر تجویز ہوئی کہ واسطے دیئے جاویں +

نمبر ۱۳ - کاغذات منظوری بیجا خرچ ۱۲ روپیہ مندرجہ ذیل جو درج کئے - از خرچہ ستقیہ خان گرید بنام میونسپل کمیٹی للعہ - از خرچہ عدالت مقدمہ مستمات شمسی بیگم بنام میونسپل کمیٹی للعہ - مختار و وکیل لالہ نوبت رائے بابت مقدمہ مندرجہ ذیل بدہ پیشگی للعہ بابت خرید نیل کر بمعاف ستری الٹین ماہ ہے قیمت سو سیٹی - باؤ رام علی بنام کمیٹی ولد ولیت شاہ مدعی بنام کمیٹی - ہرچند مدعی بنام کمیٹی میونسپل کمیٹی بنام سائید تا + تجویز ہوئی کہ درخواست منظور کیجاوے - +

نمبر ۱۴ - پونے ہائے داروغہ صفائی مشعر منظوری مستقلی ناصحیان و خاکروبان مندرجہ ذیل جو بلاحصول رخصت غیر حاضر ہوئے مستقلی انستانخا کر و بیجائے انکے مستقل جانشین بجائے شرفی ستقہ تجویز ہوئی تقرات حسب رپورٹ داروغہ صفائی منظور کئے جاویں +

نمبر ۱۵ - کیفیت داروغہ چنگی بحوالہ رزولیوشن نمبر ۲۳ کمیٹی مورخہ ۹ مئی سنہ حال نسبت غفلت گذشتہ اہلکاران تجویز ہوئی کہ چونکہ صاحب پریذیڈنٹ خود نے میں کہ ہم اسی جلسہ میں اور رپورٹ پیش کرینگے لہذا یہ کاغذات ہمراہ اسکے پیش ہوویں +

نمبر ۱۶ - بل لاسٹر سلطان سوپرنٹنڈنٹ جیل ہائے متفرق شفاخانہ لوانا یہ بتعداد ۴۵ روپیہ بابت ماہ اپریل سنہ حال جناب صاحب پریذیڈنٹ بہادر کہ یہ رقم آئے ازروئے بجٹ کے بہت بڑھ گئے سو اسکو میں صاحب سول سرجن کی کمیٹی میں پیش ہوا کمیٹی میں پیش ہوئی تجویز ہوئی کہ چونکہ ڈاکٹر صاحب تشریف نہیں لائے آئندہ جلسہ کمیٹی میں پیش ہو جسمیں تشریف لانیکو واسطے ڈاکٹر صاحب کو خصوصیت کے ساتھ لکھا جاوے +

نمبر ۱۷ - درخواست وڈھو رام کلارک لائبریری او و بابد درخواست اسکے کہ اخبارات انگریزی و فارسی کتبخانہ فائل بنا کر رکھی ہوئی ہیں اگر حکم ہو تو اخبارات انگریزی فارسی نقد فروخت کیجاویں اپریل سنہ حال سے فائل بنا کر رکھے جاویں تجویز ہوئی کہ اخبارات کہنہ فروخت نکرے جاویں ۱۰ اپریل سنہ حال سے فائل بنا کر اخبارات رکھے جاویں +

نمبر ۱۸ - سرکلر نمبر ۹ مورخہ ۲۲ اپریل سنہ حال سکرٹری گورنمنٹ پنجاب مشعر شکر گذاری میونسپل کمیٹی بباعث دینے چندہ کے بطور امداد واسطے ایچیسن کالج کمیٹی میں پیش ہوئی - اطلاع ہوئی سرکلر داخل دفتر ہووے +

نمبر ۱۹ - پریذیڈنٹ کمیٹی نمبر ۱۲ مورخہ ۱۴ مارچ سنہ حال معہ ایڈوکیشن کو دینے دربارہ قائم کرنے بورڈ وصول ہوئی - اس پر تجویز ہوئی کہ صاحب ڈپٹی کمشنر و صاحب پریذیڈنٹ سب کمیٹی مقرر ہو کر رائے پیش کریں +

باقی آئندہ

شعر و سخن نمبر ۳

غزل

طبعزاد پادری حمید الدین صاحب متخلص سالک

مصرع طرح

نکہت گل سے دماغ اور پریشاں ہوگا

ایسا بھی کوئی زمانہ میں نہ انساں ہوگا — جس پہ اے ابن خدا تیرا نہ احساں ہوگا
وہی جائیگا جہنم میں بلا شک انساں — تیرا مشتاق نہ جو جی جان سے جاناں ہوگا
ہم کہاں ہونگے قیامت کو بتادے ہمیں — ہم وہاں ہونگے جہاں ملک ضو افشاں ہوگا
کچھ نہیں خوف ہمیں روز حشر کا مطلق — اے مسیح تیرے جو دیدار کا خواہاں ہوگا
وہ بشر دیکھیگا رحمان کو کہتے ہیں مسیح — جو گنہگار تیری ذات کا جویاں ہوگا
شیخ کعبہ کو چلا بوسہ اسود لینے — ہاں مگر کہنے کو شاید وہ مسلماں ہوگا
وقت جاناں پہ مسیحا پہ تو لا ایماں پیارے — ورنہ تو بعد حشر زار و پشیماں ہوگا
میں نہیں جانیکا گلشن میں لیجا و مجھے — نکہت گل سے دماغ اور پریشاں ہوگا

میں تو عاشق ہوں مسیحا کا نہ چھیڑو سالک
دل پراختہ میرا اور بھی حیراں ہوگا

ایضاً

مصرع طرح ۲

نکہت گل سے دماغ اور پریشاں ہوتا

کاش آدم و حوا کا نہ ناداں ہوتا — دام عصیاں میں نہ پھنستا نہ پریشاں ہوتا
مجھ کو دیدار الہی کا نہ ارماں ہوتا — تو جو دل میں میرے اگر کبھی مہماں ہوتا
باغمیں ساتھ نہوتا تو اگر ابن خدا — نکہت گل سے دماغ اور پریشاں ہوتا
ہاں بگڑ جاتا اگر عیسی کو لب سکر بھی — خود کشی کرکے وہ بد ذات نہ بیجاں ہوتا
قہر اللہ سے بچتا نہ کوئی فرد بشر — اے مسیح ابن خدا تو جو نہ قرباں ہوتا
رحمت و عدل خدا کبھی پورے ہوتے — اے مسیح ابن خدا تو جو نہ قرباں ہوتا
تیری پسلی سے نکلخون کا دریا بہتا — مرض عصیاں کا کسی طور نہ درماں ہوتا
خط تقدیر اگر داری صورت ہوتی — روز محشر نہ کوئی حال کا پرساں ہوتا
شجر ممنوعہ کا پھل کھاتے نہ اگر حضرت آدم — یہ بیاباں جہاں رشک گلستاں ہوتا
تجھ سے پوشیدہ نہیں کوئی بھی فعل انساں — گرچہ انساں کی نظر میں وہ نہاں ہوتا
کوہ دریا میں گرا دیتا تو اک بات سے پیارے — مجھ میں رائی کے برابر بھی جو ایماں ہوتا
مجھ کو فی الفور مسیحا سے معافی ملتی — لاکے ایمان گنہوں سے جو نالاں ہوتا

اے مسیح تو نے اگر شکل دکھائی ہوتی
تیرا سالک نہ کبھی پیارے ہراساں ہوتا

لودیانہ

۳ تاریخ ۲ بجے دن کے آندھی کا سخت طوفان آیا - ایسا اندھیرا ہوگیا - کہ قریب سے آدمی کی شناخت نہ ہوتی تھی اسکے بعد بارش شروع ہوئی - جس سے ہوا میں خنکی اور موسم میں تبدیلی ہوئی - اور بارش ہونے کی امید کیجاتی ہے - ۵ تاریخ رات ۲ بجے بھی آندھی کا طوفان آیا +

مشن سکول سے ۸ امیدوار کلکتہ یونیورسٹی کی انٹرنس میں داخل ہوئے تھے جنمیں سے ۷ پاس ہوگئے - ان میں سے ایک عیسائی ہے +

اشتہار

(۴) نامہ نگاروں کی ضرورت (۱)

ہمکو اخبار نور افشاں کے لئے مقامات ذیل میں کارسپانڈنٹوں کی ضرورت ہے - لکھنؤ - الہ آباد - دہلی - حیدر آباد دکن - حیدر آباد سندھ - بمبئی - سیالکوٹ - ڈیرہ جات - امرتسر وغیرہ جن اصحاب کو ہمارے اخبار کی نامہ نگاری منظور ہو - ان باتوں کو مدنظر رکھ کر درخواست بھیجدیں - بشرط منظوری انکی خدمت میں اخبار مفت روانہ کیا جائیگا - +

۱ - مضمون خواہ دینی ہو خواہ ملکی خواہ اخلاقی - خواہ علمی - مختصر مضمون - مفید عام - +

۲ - خبریں معتبر اور ضروری جس سے عام کو فائدہ پہنچے +

۳ - بے لطفی (شخصی) طور پر کسی کی برائی نہ ہو - اور نہ ہتک آمیز کلمات درج ہوں +

۴ مضمون بلاناغہ ہفتہ وار آنا چاہئے - المشتہر ایڈیٹر نور افشاں

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری سی - بی نیوٹن صاحب کے اہتمام سے چھپا